U24734

Title – Tazmeen Munaqib wa Shiwalcht Naama
Creator – Dhanpat Ray Raaz Bareilvi
Publisher – Not Available.
Date – 1268
Pages – 16
Subjects – Urdu Shayari – Ali Ibn-E-Talib

1329

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبوب مصطفی و حبیب خدا علی — سلطان دین و صاحب تاج و لوا علی
اعلی علی دلیل علی رہنما علی — مولا علی امام علی پیشوا علی
قبلہ علی ہی کعبہ علی مقتدا علی

جبسی ہوا وہ تخت ولایت پہ جاگزین — نام و نشان کفر نہ باقی رکھا کہین
ہے دین احمدی کا انہیں سے ہی معین — ہمنام ہی احد کا تو احمد کا ہمنشین
پیغمبر و خدا سے نہین ہی جدا علی

وہ فخر انبیا ہے شہنشاہ اولیا — اعجاز اونکی ماہ کا اور اونکی مہر کا
لولاک اونکی شان مین اور اونکی ہل اتی — کیا نعت مصطفی کی ہو کیا مدح مرتضی
صل علی نبی و سلام علی علی

درکار یہان نسب ہی نہ کچھ صاحب حسب — نازل ہی اوسکی شان میں ... قرآن باب ...

عین علی ہی رب سی ملا بس یہ ہی سبب — آتی ہین اوسکو گاہ عرب اور گاہ رب

نام خدا ہی عبد علے اور خدا علے

بیشک علی و فاطمہ حسین نور کبریا — یک جسم مصطفے ہی تو یک جان مرتضے
دو لفظ سے تطہر و تطہیر کے کہلا — زہرہ ہین طاہرہ تو مطہر ہین مرتضے

خیر النسا ہین فاطمہ خیر الورا علے

فرمان روای مملکت خشک و تر ہے — ماتحت حکم ہین تیری جن و ملک پری
در کا گدا ہی تیری شہنشاہ خاور ہے — سلطان عسکر دو جہان جد عسکری

پشت پناہ مہدی و شاہ ہدی علی

روز جزا کا غم نہین محشر کا ڈر نہین — فعل زبونی دلکو ہمارے حذر نہین
واعظ ہزار و عظ کہے یہان جبر نہین — طوفان معصیت سی ہمین کچہ خطر نہین

تر دامنونکی کشتے کا ہی ناخدا علے

جتنی ہوی ہین دہر مین مبعوث انبیا — مقبول بارگاہ کی ہین جو کہ اتقیا
کر مستجاب اونکی تصدق مین یا خدا — ہر دم بروح ختم رسل ہی ست ہے دعا

ہو خاتمہ بخیر میرا لیکے یا علے

ہم جو علم ختم حلیم جواد ہین — عالم مین علم حق کے علیم جواد ہین
اللہ کی طرح سے رحیم و جواد ہین — منعم سخی ہین کریم و جواد ہین

اس منقبت کا دیکہی کیا دین صلہ علی

حکم خدا [illegible] دو لیست — کفار کو ہی تیغ دو دم سی تیری شکست
تجسا [illegible] کا حق پرست — ہوشیار رہے مست ساقی میخانہ الست

سرشار | سرشار جام بادہ قالو بلی سے علی

تجکو ازل سے دو جہان کی ہی سروری | مداح ہی زبان خدا سی تیرا سنے
تجھسے نہ بہتری ہی کسیکو نہ برتری | اعلی بزرگ شاہ سے تقی و شہ سے نقی

سرخیل متقین و سر اتقیا سے علی

تا زیست خلق مین ہون باعزت و وقار | اعدا ہون تیرے دونو جہانمین ذلیل و خوار
روز جزا ہون آپکی شفقت سے رستگار | کہل جائین بہل دونو جہانکی عقدو کار

مشکل کشا سے علی میری مشکل کشا سے علی

ناکامیون سی چشم خلایق مین ہی حقیر | ہو کامیاب زارات ای شاہ قلعہ گیر
توہی ہر ایک عاجز و بیکس کا دستگیر | ہی یہ مذاق بہی تیری میخانہ کا فقیر

اسکو بہی اپنی گہر کا پیالہ پلا سے علی

تمام شد

واسوخت

نہ کسی چشم کا یارب کوئی بیمار نہو | زلف سنبل ہو اگر اوسے سرکار نہو
فاختہ سرو قد یار نہو | عندلیب چمن چہرۂ دلدار نہو

گلِ رخسار ہون جنت تو جہنم سمجھے
قد جو طوبی ہوا وسی دار ہی کم سمجھے

جان لی جان گئی دل جو بتون پر آیا
یہ خدا یہہ بت ہیں تو ہین ایک قہر خدا

بس سمجھ لی کہ یہ شیشہ میرا پتھر پہ گرا
کرتی ہین گیسوی پیچان سی گرفتار بلا

قد کو دکھلا کی چڑہاتی ہین یہی سولی پر
پہیر دیتی ہین مژہ سی یہ گلی پر خنجر

عشق کی قہر ہین نیرنگ بچاے اللہ
ابر مژگان کہین بنتا ہے کہین برق نگاہ

ذات اقدس کی بدولت ہوا کون تباہ
خط رخسار کا دکھلاتا ہی یہہ روز سیاہ

دشمن جان ہی ہمین دوست دیا درا کہے
بہولکر نام زبان سی نہ کبہی اسکا لیے

انقلاب اپنا دکہاوی جو عشق آفت زا
نہ رہی عاشق و معشوق مین بہی فرق ذرا

گل اگر بلبل شیدا ہو تو مجنون لیلی
لب محبوب پہ ہو موج تبسم نالا

قطرہ درگو کری قطری کو دریا کردی
ذرّیکو مہر کرے مہر کو ذرّا کر دے

شعلہ [illegible] رت آلی پہ
برق خاطف ہو تو خرمن کسطرح جہجاہے

تیغ ابرو پہ اگر بنکے لہو برسائے
مہر کیطرح سے جلاد فلک تھرائے

چشم عاشق سی کری عشق جو طوفان بپا
کشتی چرخ کا ہرگز نہ لگی ہتس بیڑا

عشق بازیسی جو انکار کری بہتر ہی
اس بلای دل و ایمان سی ڈری بہتر ہے
گر بری ہے تو رہی اوس سی بری بہتر ہے
انکو آپ اگر مار مرے بہتر ہے

گلشن عشق کا بلبل نہین بننا اچھا
ہی یہی باغ مین صیاد اجل کا کھٹکا

عمر عشاق کی گھٹتی ہی صد آزاری مین
جان جاتی ہی حسینونکی طلبگاری مین
سیکڑون مر گئی ہین عشق کی بیماری مین
بک گیا یوسف دل انکی خریداری مین

تیر و شمشیر و تبر سینہ پہ کھانا اچھا
دلکو ابرو و مژہ سے نہ لگانا اچھا

طاقت و صبر و توان کھوتی ہی الفت انکی
دشمن عزت و حرمت ہی محبت انکی
انکے ہین جور و ستم یہ ہی عین عنایت انکی
جو بد بکیا ہو کبھی دیکھی بدولت انکی

ذلت و مضحکہ تفضیح و الم رنج و تعب
داغ دل درد جگر عشق مین حاصل ہون سب

ان پریزادونکو انسان نه جانی زنهار
گیا بچی انکی محبت مین بهلا عاشق زار

نقد دل لیکی طلب کرتی هین جان آخرکار
چشم قتال رخ آفت هی قیامت رفتار

قتل ابرو کی اشارےسی هوی هین لاکهون
بسمل آنکهونکی نظارےسی هوی هین لاکهون

یهان سی احوال زبون اپنا بیان کرتا هون
اپکو آپ مین رسوای جهان کرتا هون

سرگذشت اپنی بتصریح عیان کرتا هون
قصه سوز و جنون ورد زبان کرتا هون

تهی میری طرح میری یار کو مجهسی الفت
وه پری اور مین انسان خدا کی قدرت

اوسکی مقدم سی منور تها میرا کاشانه
شمع کو عشق نی میری تها کیا پروانه

صورت جان نه جدا جسم سی تها جانانه
اوسکا شیدا تها مین اور وه تها مرا دیوانه

غم نه تها هجر کا دن رات ملاقاتین تهین
نئی انداز کی هر روز نئی باتین تهین

تها میری طرف [illegible] مائل
اور [illegible] مشکل

دوست کرتی هی صفت دونونکی هوکر خوشدل
هی یه معشوق وفادار یه عاشق کامل

انس بڑه جانیکی آثار نظر آتی هین

ایک بو جو طلب کرتی تھی دو پاتی تھے

ہتی سدا پیش نظر عارض رنگین کی بہار
چال پر اوسکے بسا کرتا تھا دل لیل و نہار

گل سی کچھ تھی نہ غرض اور نہ گلزار سی کار
مدعی پہ کہکی کہاتی تھی سدا رشک سی خار

وہ نہ کرتا تھا سوا میری نظر بلبل پر
آنکھہ پڑتی تھی میری بھی نہ چمن مین گل پر

عاشق اوسکی تھی ہم اور وہ تھا ہمارا مایل
وصل ہر آن تھا فرقت سے نہ آگاہ تھا دل

عشق تھا دونو طرف لطف خدا سے کامل
آپ سی آپ تھین سب ہی نکے مرادین حاصل

مان لیتی تھی جو ایک بات پہ ہم اڑتی تھے
پر وہی الان کی خود شرم سی گر پڑتی تھے

رات دن آہ تھا آغوش مین وہ ماہ منیر
نہ زبان زد تھا کبھی شکوہ چرخ بی پیر

عشق اور حسن کی گویا تھی ہم اور وہ تصویر
رنگ الفت نہ کبھی ہوتا تھا ہرگز تغییر

سرد مہری سی زمانہ کی نہ آگاہ تھے ہم
بیخبر گردش گردون سے بھی واللہ تھے ہم

دلکو ایک آن جدائی کی نہ تھی طاقت و تاب
بی میری تکیہ انواوسی آتا تھا نہ خواب

ہجر کی نام سی ہوتا تھا وہ بت چشم پر آب
تھا کسیطرح کا باقی نہ میری اوسکی حجاب

قمری شیفتہ مین سرو خرامان وہ تہا
بلبل زار تہا مین رشک گلستان وہ تہا

دور ہی اب سی جو کرتا تہا دہن پر افغان
رشک سی کہتی تہی یہ دیکہہ عشاق جہان

ہوکی بیتاب وہ دیتا تہا میری منہ مین زبان
گذری اپنی بہی اگر رات ایسی یہہ تقدیر کہان

میری سینہ سی لپٹتا تہا جو وہ رشک بہار
گل سی ہو جاتی تہی گلزار مین بلبل نزار

امتحان کی لئی ایکدن جو نہ ہم جاتی تہی
متصل بہیجکی پیغام وہ بلواتی تہی

غصہ و خون جگر ہجر مین وہ کہاتی تہی
مطلع برق عجب ناز سی فرماتی تہی

یہہ تو کہتی نہین ہم آپ کو آیا کیجئی
شکل تو بہر خدا اپنی دکہایا کیجئی

ہو گیا مجہسی یکایک وہ اب ایسا برہم
نہ خوشی جینی کی میری ہی کچہہ مرنی کا غم

بدلی اوس لطف کی کرتا ہی عجب جور و ستم
شاد ہوتا ہی بہت سنکی میرا رنج و الم

نہ وہ صحبت ہی نہ الفت نہ محبت ہیہات
[illegible]ت ہی وہ اگلی نہ مروت ہیہات

[illegible] جان کا دشمن بخدا
ملک الموت ہوا رشک مسیحا میرا

ستم و جور کا اب اوس سے کرون کیا شکوا
میرا مرنا اوسی منظور نظر ہے ایسا

روکے جس دوست نے کچھ میرا کہا حال تباہ
ہنس کے فرمایا کیا مر گئے انا اللہ

اوسکا اب گیسوی پرپیچ بنا ہے زنجیر
قد کی سولی پہ چڑھا دینے کی ہی تدبیر
کھینچے ہی ابروی خونریزی خنجر شمشیر
پڑتی ہین دلپہ جگر پر مژہ تیز کے تیر

دانہ اشک کا خرمن اگر آجاے نظر
گر پڑی موج تبسم وہین سے بجلی بنکر

لب صبح طرب و عیش کا آیا نہین نام
اب شب ماتم کہان دلکو کہان اب آرام
تیرہ بختی نی بنایا ہی چراغ سر شام
ہوا زنار محبت کا کمند آلام

نظر آتا نہین جز غم سے مجھے غمخوار کوئی
درد ہمدردی مونس ہی نہ اب یار کوئی

چاندنی وہ ہوئی اب چاند بنا ہی خورشید
رات کالی ہی بلا دن ہی اگر دیو سفید
مثل جلاد فلک میری لئی ہی نا امید
شام غم سی نہی کچھ کم ہی نہین صبح امید

پاون خستہ سے چلی آپ بیابان کی طرف
بلبل چاک گریبان کو ہی دامان کی طرف

[illegible] مجھتے ہین سب جھلے دیوانہ
ہے تیغ غم جانانہ

یار کہتی ہین کسی شمع کا ہے پروانہ
بن گئی جان پہ کیا دل کا کہون افسانہ

دل کہ طوبا وفا بود من محزون را
پارہ کردند ندانستہ بیان مضمون را

پہر وفا کہتی ہے مجھسے کہ یہ بھیجو پیغام
کام ایسا نکرو جسمین کہ ہو کام تمام

جسکو فرقت مین شہی چین نہ دلکو آرام
بیٹھو پاس آکے کہ دنیا سی نہ اٹھون ناکام

ماہ ہو مہر کرو آؤ ملاقات کرو
جسمین اثبات محبت ہو وہ اب بات کرو

نکرو مثل فلک ظلم اب ای غیرت ماہ
بخش دو بخش دو اب میرے خطائین للہ

کہی دیتی ہین برے ہوتی ہی مظلوم کی آہ
عفو کر دیتا ہی اللہ بہی بندہ کی گناہ

نہ ملو غیر سی اب مجھسی ملاقات رہے
تم اگر اونسی نہ بولو تو میری بات رہے

زرا سی اپنی ملو عفو کرو جرم و خطا
پہر وہی تم ہو وہی [illegible] ہی مہر و وفا

صحبت غیر کو ترک کہ ہے اہل دغا
عہد پہر تازہ ہو پہر قول و قسم ہو تازا

مجھکو [illegible] لو پیرہن ناز کے دامان کی قسم
تم یہ فرماؤ تیری چاک گریبان کی قسم

نامه

اے شہنشاہ کشور خوبی — وے سر سروران محبوبی

دلبر مہربان و راحت جان — فخر خوبان و عیسیٔ دوران

مایۂ عیش عاشقان حزین — شاد فرمای خاطر غمگین

گوہر بحر بیوفائی ہا — جوہر تیغ کج ادائی ہا

دلربا دلفریب و دشمن جان — سر غفلت شعار عیاران

بیوفا کج ادا ستم ایجاد — بانی ظلم و باعث بیداد

او بت مایۂ تغافل و ناز — او فراموش کار [illegible] دم باز

چھٹ گیا تجھسا ماہرو جو صنم — پھٹ پڑا سر پہ میری چرخ ستم

زندگی سے ہے اپنے مجھکو یاس — اے میری جان تو نہین ہے جو پاس

موت مطلوب ہے خدا سے مجھے — نہ مقدر اگر ملائے تجھے

شدت غم سے درد دل ہے فزون — چشم تر سے روان ہے ایک جیحون

زیست ہجران مین تیری بھاری ہے — بیقراری سے بیقراری ہے

پہونچون تجھ تک نہین یہ تاب و توان — روز و شب اس الم مین ہون گریان

ہے نہ ہمدرد اور نہ یار کوئی — جھسا دنیا مین ہو نہ خوار کوئی

غم فرقت نے کر دیا پامال — دام الفت ہے [illegible]

گھر خوش آتا نہین مجھے نہ چمن — بن گیا ہے [illegible]

خوش نہین آتی صحبت انسان — روتی ہے [illegible]

میری رونق پہ غیر خندان ہین — شاد ایسے [illegible]

چھپے ہو دوری سی تیرے ای جانان
آہ کیطرح لب پہ آگئے جان

دم شمارے ہی دم کا ہون مہمان
ہی چل سر پہ میری خندہ زبان

یاد آتی ہین جب وہ کہلی بال
زیست ہوتی ہی جان کا جنجال

مانگ نے تیری دل لیا ہی جو ننگ
خوش نہین آتا کچھ تماشا سوانگ

دہیان مین زلف کی پریشان ہون
دل لگا کے سی کیا پشیمان ہون

سخت اتو بلا ہے زلف دوتا
کر دیا جسنے مجکو بلی سر و پا

رنج دکہلا رہی ہے پیشانی
صورت آئینہ ہے حیرانی

ہین بہوین قتل کی لئی تلوار
مژہ تیز نشتر خونخوار

افسون اوس آنکہہ کا بیان کیا ہو
زندہ ہرگز نہ جسکا مارا ہو

دم گریہ جو یاد مژگان ہے
جہڑی اشکونکی تیر باران ہے

دید عارض سی نہی خوشی حاصل
عارضی تہا سرور راحت دل

چاند سا منہ نظر سی پنہان ہے
شب فرقت مین غم دو چندان ہے

یاد بینی سی ناک مین ہے دم
کاش مرجاون تا ہو دور الم

گوش کا دل ہی گرچہ حلقہ بگوش
پر دو مثل دہن ہوتی روپوش

یاد کر کے لب انکو روتی ہین
لب جان بخش کہوتی ہین

نظر آتے نہین وہ [illegible] ان
گوہر افشان ہین دیدہ گریان

وہ دہن ہی جو نقطہ موہوم
غم نے اوسکی کیا مجھے معدوم

دور اب وہ چہ زنخدان ہے
مثل یوسف نظر سی پنہان ہے

اوسکی دوری مین جان جاتی ہی
نہین گردن جواب وہ بیش نظر
ہاتہہ وہ ہاتہہ مین نہین ہیہات
مہدی ہاتہون کے یاد آتی ہے
ہی کلائی کی یاد صبح و مسا
مثل پروانہ دل پہ پڑتی ہین داغ
وہ ہتہیلی تو ہے ید بیضا
یاد مین اوسکے جان کہوتا ہون
اونگلیان جبکہ یاد آتے ہین
غم پستان مدام رہتا ہے
ہی شکم کا الم ہی حد سی فزون
آگی آنکہون کی ہے وہ پتلی کمر
یاد آتی ہے اور حیران سے
کمر سکے شہ سی نہ اوسکی نظر
کہوتی جو زانو یا کہون اوسکو
یاد آتی ہے گوری گوری ران
عشق زانو مین پچ ہوتی ہین
ساق کی یاد مین چہوٹنا ہیہ ہوا

چاہ اوسکی گو مین جہکا دیتی ہے
رگ گردن ہی تیغ گردن کسر
کف افسوس ملتی ہین دن رات
خون رولاتی ہی خون رولاتی ہی
آج کل ای پرے کل آئی کیا
شمع ساعد جلا رہی ہے چراغ
ہاتہہ جلجائین گر مین ہون بہولا
کف افسوس سے ملکے روتا ہون
ہدف تیر غم بناتے ہین
سینہ کوٹنے سی کام رہتا ہے
کیا کرون پیٹ مین چہوری مارون
کیون نہ بن جای جسم تار نظر
کیا کہین ہے وہ بات نزد تک
بند ہو جسم روزن گو ہم
آسمارہ حیا کی و دمہ لو
شکل آئینہ کیون نہون حیران
سر [illegible] اونمین اشک بہتی ہین
ہوی زنجیر پا [illegible] [illegible]

گرد سر و یاد باہین رہتی ہین ہم
نیچ شاخہ ہر ایک ہی نقش قدم

یاد ناخن سے کے دی ہی الم
کیون نہون دل خراش ناخن غم

یاد آتی ہی تیری ناز کی چال
صورت نقش پا ہی دل پامال

الغرض عشق نی تیرے ایسا
مجکو عالم مین کر دیا رسوا

دوست دشمن ہوی تیری دم سے
اقربا ساری ہین خفا ہم سے

دم بدم ہجر مین ہے حال تباہ
درد ہی دل مین اور لبون پہ ہے آہ

وحشت طبع روز افزون ہے
جای اشک آنکہہ سی روان خون ہے

اندنون اسقدر خراب ہی حال
دیکھنی والے کرتی ہین یہہ خیال

کوئی کہتا ہے ہی یہ سودائے
کوئی کہتا ہے کچہہ بلا آئے

کوئی کہتا ہے ماجرا کیا ہے
اسپہ شاید پری کا سایہ ہے

یہانسی اب چرخ کی شکایت ہی
گردش بخت کی حکایت ہے

کیون فلک تا [illegible] کی یہہ عمارے
شعبدہ بازی و فسون سازے

وہ بہی دن پہر دکہا برای خدا
ہاتہہ مین ہاتہہ اوسکے ہوا اپنا

سفینہ سی سینہ اور دہن سے دہن
ملی منہ سی منہ اور بدن سے بدن

محرم یار ہو دست دراز
وہ ہون اور اوسکی ہم ہون محرم راز

لب شیرین کی بوسہ لین پی ہم
ہم سناتین وہ ہم سی ہون برہم

پہر تصور ہوا گیا تیسرا
غزل پیر پڑہ کے رونی لگا

نہین وسواس جسکی جانیکی	غزل	ہای ری ذوق دل لگانے کے

ہر گھتے سے ہے — صدقے ان انکھریان کے اٹکنی کے
ی تغیر عال پہ ست جا — اتفاقات ہین زمانے کے
کدورت کو ہم سمجھتی ہین — ڈھب ہین یہ خاک مین ملانی کے
ہر کی کل قفس مین صبا — نہین ہوگی ہم آب ودانہ کے
سے کیا نہ آنا تہا — اور ہی وقت تہے بہانی کے
فرہ سی اوسکے میز — کشتہ ہین اپنی دل لگانی کے

غزلسی پڑہا جو دلکا درد — متصل آئین لب پہ آہین سرد
لکے یار رونے لگا — حال جسنے سنا وہ رونی لگا
سکا مگر گلہ کیا ہے — یہ قصور اپنی بخت بد کا ہے
اگر یہ بخت رسا — جو عدہ اوبیوفا وفا کرتا
ہر اب دکہائی کا — سے پاتی تو آپ آپے کا
لکو تو ہے وہی الفت — دیکھ کر تجکو ہوتے ہی راحت
ہون جبان دلسی صنم — عاشق زار ہون خدا کی قسم
ہ دعا ہے شام وسحر — تو رہی شاد تا ہی دور قمر
تیری زار خوشدل ہو — جو ہے دسلکے مراد حاصل ہو

تمام شد

ت کہ تضمین مناقب جناب علے المرتضے وصی المصطفے اسد اللہ
سواخت سرایہ سوز وفراق ونامہ سرایا اشتیاق ہمت بجا
بت رائی زار بریلوی بماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۸ ہجری بزیور طبع پوشید